Pathway to Ilm

Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 05 | جمادی الأولی 1446 / نومبر 2024

ہمارا پانچواں نیوز لیٹر!

تاریخی واقعات کی روشنی میں جمادی الاولی کی اہمیت

جمادی الاولی اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ جمادی الاولی دو الگ الگ لفظوں سے ملکر وجود میں آیا ہے۔"جمادی" جس کا معنی ہے ٹھنڈ اور "الاولی" کا مطلب ہے پہلا۔

اس مہینے میں کوئی خاص عبادت قرآن واحادیث سے ثابت نہیں ہے، اس لئے الگ سے عبادت کی کوئی شکل اپنی طرف اس مہینے میں اختیار کرنا بدعت کہلائے گا، جو کہ ناجائز ہے۔ باقی مہینوں میں معمول کی جو عبادات چلی آ رہی ہیں، جمادی الاولی کے مہینے میں بھی ان ہی عبادات کو جاری رکھا جائے۔ مثلاً ایام بیض کے روزے جو کہ ہر اسلامی مہینے کی 14,13 اور 15 تاریخ کو رکھے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں بھی یہی ترتیب رکھی جائے۔ اس مہینے میں البتہ کچھ مشہور واقعات ضرور رونما ہوئے ہیں، جن کا ہم ذیل ذکر کریں گے۔

ہجرت کے دوسرے سال جمادی الاولی کے مہینے میں ایک اہم غزوہ ذوالعشیرہ پیش آیا۔ اور تیسری ہجری اس سے ٹھیک ایک سال بعد اسی مہینے میں غزوہ سالم اور غزوہ بحران لڑی گئی۔ ہجرت کے چوتھے سال مسلمانوں کو نبی کریم کے محبوب پوتے عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقال سے بڑا صدمہ پہنچا۔

ہجرت کے چھٹے سال زید بن حارثہ کی زیر قیادت العیس کی طرف ایک لشکر بھیجا گیا۔ آٹھویں ہجری میں نبی کریم کے بہت عزیز صحابی اور اسلام قبول کرنے والے اولین صحابہ میں سے تھے جن کا نام جعفر بن ابی طالب تھا وہ معرکہ مؤتہ میں شہید ہوئے۔

ہجرت کے نوویں سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی پیدائش ہوئی جس سے مسلمانوں میں خوشی کی ایک لہر آئی تھی۔

چودہ ہجری میں اسلامی فوجی مہمات میں حمص، بعلبک، اور انطاکیہ کی فتح ہوئی۔ سولہ ہجری میں ایران کا صوبہ اہواز فتح ہوا، اور انیسویں ہجری میں تکریت اسلامی سلطنت میں شامل ہوا۔

بیسویں ہجری میں نبی کریم ﷺ کے قریبی صحابی سعید بن عامر کی وفات ہوئی۔

پینتیویں ہجری میں، عبادہ بن صامت اور چھتیس ہجری میں حذیفہ بن یمان کی وفات ہوئی۔

- مولانا ڈاکٹر شبیر احمد

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

25	24	23	22	21
صرف اللہ کے لئے جہاد کرنے والا	عمل صالح کرنے والا	مرتے وقت تین چیزوں سے پاک ہونا: ۱۔ تکبر ۲۔ دھوکہ ۳۔ قرض	دن میں تین دفعہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے والا	کسی مریض کی عیادت کرنا

حوالہ: جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

ابو طالب کی کفالت و سرپرستی اور شام کے سفر میں بحیرہ راہب سے تعارف

عبدالمطلب کی وفات کے بعد نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش ان کے چچا ابو طالب نے کی جو انہیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت رکھنے کے باوجو اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کر سکا۔

مکہ میں ایک شدید قحط کے دوران لوگوں نے ابو طالب سے بارش کے لیے دعا کرنے کو کہا۔ابو طالب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ گئے اور آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر دعا کی۔اچانک معجزانہ طور پر بادل جمع ہو گئے اور خوب بارش ہوئی جس کے نتیجے میں لوگوں کو قحط سے نجات حاصل ہو گئی۔

اس واقعے سے متاثر ہو کر ابو طالب نے کہا:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

یہ وہ نبی ہے جس کے چہرے کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور یہ یتیموں کا والی اور بیواؤں کے لیے آسرہ و سہارا ہے۔

جب حضور اکرم ﷺ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تو ان کے چچا ابو طالب نے شام کے لیے ایک تجارتی سفر کی تیاری کی۔ابو طالب نے پہلے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کی کٹھن اور سختی کے پیش نظر اپنے ساتھ نہ لے جانے کا فیصلہ کیا۔لیکن جب انہوں نے اپنے بھانجے کی دلگداز اور افسردہ آنکھیں دیکھی تو ان کا دل نرم پڑ گیا اور انہوں نے آپ ﷺ کو اپنے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔

دوران سفر قافلہ بصرا میں ایک ایسے مقام پر رکا جہاں پر عیسائیوں کا ایک بحیرہ نامی پادری رہتا تھا۔جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی نظر پڑی وہ فوراً پہچان گئے کہ یہی وہ آخری پیغمبر ہے جن کی نشانیاں اور علامات انہوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھ رکھی ہے۔بحیرہ نے کہا: "یہی ہے اس جہاں کا رہنما، یہی تو ہے اس جہاں کا پیغمبر اور اللہ تعالیٰ ان ہی کی بدولت جہاں والوں پر رحم فرمائیں گے۔"

اس واقعہ نے قریش کے زعماء کو حیرت میں ڈال دیا اور انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ نبی محمد ہیں؟

بحیرہ نے جواب دیا: "جب میں نے دیکھا کہ درخت اور پتھر ان کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی نشانیوں کا میں نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے۔اور جب میں نے ان کی کمر کے درمیان مہر دیکھی، تو مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ یہی وہ آخری نبی ہیں۔یہ مہر انبیاء کی خصوصی نشانی ہے جو ان کے کاندھوں کے درمیان ہوتی ہے۔"

بحیرہ نے احتراماً قافلے کے لئے کھانا تیار کیا۔جب اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں، تو معلوم کرنے پر پتا چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرا رہے ہیں۔جب نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے، تو ایک بادل ان پر سایہ کر رہا تھا، اور جب آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے، تو درخت نے آپ کو مزید سایہ فراہم کرنے کے لیے اپنی ٹہنی جھکا دی۔

بحیرہ نے قریش کے بڑوں کو تنبیہ کی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روم نہ لے جائیں، کیونکہ رومی آپ کو پیغمبر جان کر کہیں نقصان نہ پہنچائے۔

عین اسی وقت روم کے کچھ لوگ آئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تلاش میں نکلے تھے۔بحیرہ نے انہیں کہا: الٰہی فیصلے کو کوئی نہیں روک سکتا، اس لیے اپنی تلاش چھوڑ دو۔اس طرح قدرت نے بحیرہ کے ہاتھوں نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔بالآخر ابو طالب نے بحیرہ کے شدید اصرار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پینے کے ضروری متاعِ سفر کے ساتھ ابو بکر اور بلال کی معیت میں مکہ واپس بھیج دیا۔

<u>مولانا برھان مہتر</u>

تزکیہ وتصوف میں حسد سے دل کو صاف رکھنا

اپنے دل وروح کو حسد اور اس جیسی دوسری بری عادتوں سے پاک کرنا جبکہ اخلاص، صبر، اور شکر جیسی اچھی عادتوں کو اپنے دل میں بسانا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔اس پریکٹس کو صوفیاء کی زبان میں تزکیہ کہتے ہیں۔ حسد انتہائی تباہی کن روحانی بیماری ہے جس میں ایک انسان دوسرے کے پاس موجود نعمتوں پر جلن بھلن کا شکار ہوتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی کہ کسی طرح اس سے یہ نعمتیں چھن جائے، بھلے اس کو نا ملے۔ اللہ پاک نے سورہ فلق میں بہت واضح انداز میں حاسدین کو خبردار کیا ہے:

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

"اور حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرتا ہے۔"

حسد ایک ایسی بیماری اور ایک ایسی سوچ وخیال کا نام ہے جس میں انسان مسلسل نیکی سے دور اور برائی سے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک مشہور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد کے خطرات سے ان الفاظ میں آگاہ فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیک اعمال کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو ختم کرتی ہے۔

آپ نے اوپر حدیث مبارکہ میں ملاحظہ کر لیا کہ انسان کے وہ نیک اعمال جن پر اس کو ثواب ملنا تھا لیکن حسد کی اس بیماری نے وہ سارے اعمال بے کار بنا دئے۔ تزکیہ نفس کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ بندہ روزانہ اپنا محاسبہ کرتا رہے اور دعا واذکار میں لگ کر اللہ تعالی سے مدد وعافیت مانگتا رہے۔

قرآن پاک کے سورۃ بقرۃ ہمیں اس طرح کی رہنمائی مل رہی ہے، "اے اللہ ہم پر ہماری استطاعت سے زیادہ بوجھ مت رکھئے۔" اس آیت میں اللہ تعالی کی حکمت اور اس کے تمام فیصلوں پر راضی رہنے کی تاکید اور تلقین مل رہی ہے کہ ہمیں اپنے اعمال واخلاق پر توجہ مرکوز رکھ کر دوسرے انسانوں کے لئے دعاگو رہنا چاہئے اور عاجزی انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یہی تمام وہ اعمال ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان حسد جیسی برائی سے بچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کی تزکیہ ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعہ انسانی دل ان اخلاقی برائیوں سے پاک ہو کر بندہ اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

مولانا اکرام اللہ احمد

جنت کے دروازے

ایک موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کچھ اس انداز سے مخاطب ہوئے، "جب کوئی بندہ اللہ کی راہ میں دو ایک طرح کی چیزیں خرچ کرتا ہے تو اس کو جنت کے دروازے سے کچھ ان الفاظ سے پکارا جائے گا، "اے اللہ کے بندے تو نے اچھی نیکی کی ہے۔ اس طرح نماز ادا کرنے والا نماز کے دروازے سے، جہاد کرنے والا جہاد کے دروازے سے، روزہ دار کو ریان (سیر ہونے) کے دروازے سے، اور صدقہ کرنے والا صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔"

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: "اللہ کے رسول! میرے ماں باپ تجھ پر قربان! کیا کوئی ایسا بھی شخص ہوگا جو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیوں نہیں! مجھے امید ہے کہ آپ ہی وہ شخص ہوں گے۔" (صحیح بخاری، حدیث 1897)

حوالہ: 100 کہانیوں ابو بکر صدیق۔

مولانا اشفاق اکبر

حدیث

مرنے کے بعد باقی رہنے والے اعمال

« إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ »

"جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے

صدقہ دینے میں عجلت اور صدقہ کی فضیلت

اسلام میں صدقہ و خیرات دینے کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں باقاعدہ صدقہ دینے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ البقرہ (2:261) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے والوں کی مثال ایک اناج کے دانے کی سی ہے جو سات بالیں نکالتا ہے اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اپنا عطیہ بڑھاتا ہے۔" سورۃ المنافقون میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ

(سورۃ المنافقون، 63:10)

ہم نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کوئی ایسا مر جائے اور کہے: اے میرے رب! اگر تو مجھے تھوڑے وقت کے لیے مہلت دے تو میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں موت کے قریب آنے سے پہلے اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید کر رہا ہے تاکہ ہم اپنی زندگی کو نیک کاموں سے گزار سکیں اور آخرت میں اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے پاس موجود مواقع کا فائدہ اٹھا کر صدقہ ضرور کرنا چاہیے، کیونکہ موت کے بعد کوئی موقع نہیں رہے گا۔ بہت سے لوگ اپنی زندگی میں زیادہ صدقہ نہ کرنے پر افسوس کرتے ہیں اور آخرکار سمجھتے ہیں کہ صدقہ انہیں اللہ کی قربت اور نیکی کے لیے قریب کر سکتا تھا اس طرح افسوس کے سواء ان کے ہاتھ اور کچھ نہیں آتا۔

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ صدقہ سے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ

صدقہ سے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم 2588)

مندرجہ بالا حدیث سے ہمیں یہ سبق ملا کہ دوسروں پر خرچ کرنے سے ہمارے پاس سے کچھ نہیں جاتا، بلکہ باعث خیر و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ خلوص کے ساتھ دوسروں کو دینے والوں کو خاص برکتیں عطا کرتا ہے اور یہ عمل دنیا و آخرت میں ثواب و نفع کا باعث ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "قیامت کے دن بندہ اپنے صدقہ کی چھاؤں میں رہے گا" (مسند احمد 17333)۔

چھوٹے چھوٹے نیک کام بھی صدقہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ کسی کی مدد کرنا، دوسروں کے ساتھ مسکرا کر بات کرنا، یا اچھی بات کرنا یہ سب صدقہ کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک نیک عمل، خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو، اللہ کے ہاں انعام و ثواب کا باعث بنتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صدقہ ایک آسان اور طاقتور طریقہ ہے جس سے ہم اللہ کی رحمتیں سمیٹ سکتے ہیں، اپنے آپ کو نقصان سے بچا سکتے ہیں، اور اس سے دنیا و آخرت کی زندگی سنوار سکتے ہیں۔

مولانا تنزیل حیدر

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہمارے ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info

ڈاکٹر شبیر احمد (کوآرڈینیٹر) - 0414 944 831
مولانا اشفاق اکبر (ایڈیٹر) - 0405 134 416
مولانا اکرام احمد (ایڈیٹر، ڈیزائن اور گرافکس) - 0449 050 823
ترجمہ: انگریزی سے اردو: مولانا نصیر احمد (پاکستان)